زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 15 جون 2026ء کی صبح 11:30 پر کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب سلیم اللہ	ڈپٹی گورنر
جناب محمد امین خان لودھی	ڈپٹی گورنر
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد علی لطیف	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب فیاض الرحمٰن	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 26ء اور 27ء کے امکانات

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 27 اپریل 2026ء کو منعقدہ اجلاس کے بعد ہونے والی عالمی اور ملکی معاشی پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت مالی سال 26ء اور 27ء کے کلیدی معاشی اظہاریوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزے اور تجزیے پیش کیے گئے۔

2۔ عالمی رجحانات اور پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو آگاہ کیا کہ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں کچھ کمی کے باوجود عالمی معاشی حالات دشوار ہیں۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ آبنائے ہرمز سے ٹرانزٹ میں تعطل کے نتیجے میں خام تیل، ایل این جی اور پیٹرولیم مصنوعات سمیت توانائی کی عالمی منڈی کی رسد میں خاصا تعطل پیدا ہو۔ اسٹاف نے اس بات کو اجاگر کیا کہ رسد کی قلت کے حالات میں کچھ حالیہ بہتری کے باوجود تیل کی عالمی قیمتوں کے ساتھ ایل این جی اور ایل پی جی کی قیمتیں بدستور تنازعے سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں زائد رہیں۔ یہ پیش رفت مسلسل پاکستان کے تناسباتِ تجارت پر منفی اثرات مرتب کررہی ہے اور اس کی وجہ سے عالمی معاشی نمو اور مہنگائی کے منظرنامے کے متعلق بے یقینی میں اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاف نے مزید آگاہ کیا کہ مرکزی بینکوں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے محتاط موقف اختیار کیا ہے، یا پھر توانائی کی بلند قیمتوں سے پیدا ہونے والے مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے ردعمل میں زری پالیسی کو سخت کرنا شروع کردیا ہے۔

3 اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو مزید بتایا کہ قلیل تا درمیانی مدت میں عالمی معاشی منظرنامہ بے یقینی کا شکار ہے۔ اگرچہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے توانائی کی قیمتیں کسی حد تک نرم ہوئی ہیں، تاہم ان کے تنازعے سے پہلے کے مقابلے میں بلند سطح پر رہنے اور کئی معیشتوں کی مہنگائی پر مسلسل دباؤ ڈالنے کا امکان ہے۔ عالمی

رسدی زنجیروں میں تعطل، جغرافیائی و سیاسی بے یقینی اور اجناس کی بلند قیمتیں عالمی معاشی نمو کے امکانات پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ اسٹاف نے اس بات کو اجاگر کیا کہ جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں دوبارہ اضافہ توانائی اور مالی منڈیوں میں مزید اتار چڑھاؤ پر منتج ہو سکتا ہے، جو ابھرتی ہوئی منڈی کی معیشتوں میں مہنگائی اور بیرونی طلب کے حالات پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ لہٰذا، عالمی منظر نامے کو لاحق خطرات کا جھکاؤ معاشی نمو میں کمی کی طرف ہے۔ اسٹاف نے ایم پی سی کو جغرافیائی و سیاسی کشیدگی کے تسلسل اور عالمی اجناس کی منڈیوں پر اس کے مضمرات کے متعلق مختلف مفروضات کی بنیاد پر تیل کی متبادل قیمتوں کے منظر ناموں کے بارے میں آگاہ کیا۔

4۔ بیرونی شعبے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ اپریل 2026ء میں جاری کھاتے میں 0.3 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا، جس کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 26ء میں مجموعی خسارہ 0.2 ارب ڈالر رہا۔ تجارتی خسارہ بڑھنے کا بنیادی سبب تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث توانائی کی درآمدات تھیں۔ اس سے قطع نظر، کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کی پائیداری برقرار رہی اور اس کے ذریعے تجارتی خسارے کے ایک بڑے حصے کو پورا کیا گیا۔ مالی کھاتے کے لحاظ سے باضابطہ رقوم کی آمد میں اضافے سے بیرونی ادائیگیاں کرنے میں سہولت ہوئی۔ ان رقوم کی آمد کے ساتھ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی مسلسل خریداریوں کے ذریعے بیرونی قرض کی واپسی کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے کا موقع ملا۔ نتیجتاً، 5 جون 2026ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 17.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

5۔ بیرونی کھاتے کے منظر نامے پر گفتگو میں اسٹاف نے بتایا کہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ دشوار بیرونی ماحول کے باوجود مالی سال 26ء کی سابقہ متوقع حد کی نچلی سطح کے قریب رہنے کا امکان ہے۔ اگرچہ توانائی کی بڑھتی ہوئی درآمدات سے بیرونی کھاتے پر دباؤ بڑھا ہے، تاہم توقع ہے کارکنوں کی مستحکم ترسیلاتِ زر کی مدد سے جاری کھاتے کا خسارہ محدود رہے گا۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ برآمدات مالی سال 27ء میں بتدریج بحال ہونے کی توقع ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ اہم برآمدی اشیا کی قیمتیں بلند ہیں اور برآمد کے لیے خصوصاً چاول دستیاب ہے۔ مزید برآں، منصوبہ بند سرکاری رقوم کی ممکنہ آمد اور زرِمبادلہ کی جاری خریداری سے ملکی زرِمبادلہ ذخائر بڑھنے کی توقع ہے۔ امید ہے کہ اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر جون 2026ء کے آخر تک تقریباً 18 ارب ڈالر ہو جائیں گے اور اس کے بعد مزید بڑھتے رہیں گے۔ تاہم، یہ منظر نامہ جغرافیائی و سیاسی حالات، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، بیرونی مالکاری رقم کے بہاؤ میں غیر یقینی صورتِ حال اور عالمی نمو میں کمی کے خطرات سے متاثر ہو سکتا ہے۔

6۔ مہنگائی پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ عمومی مہنگائی مارچ میں تیزی سے بڑھ کر 7.3 فیصد سے اپریل میں 10.9 فیصد اور مئی 2026ء میں مزید بڑھ کر 11.7 فیصد ہو گئی، جبکہ قوزی مہنگائی بھی مئی 2026ء میں 8.7 فیصد تک پہنچ گئی۔ مہنگائی میں اضافہ دراصل توانائی کی ملکی قیمتوں میں اضافے کے براہِ راست اثر اور ٹرانسپورٹ اور پیداواری لاگت بڑھنے کے بالواسطہ اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، بتایا گیا کہ گندم اور گندم کی مصنوعات کی بلند قیمتوں نے بھی غذائی مہنگائی میں حالیہ اضافے میں اپنا حصہ ڈالا۔ تاہم، اسٹاف نے بتایا کہ تازہ ترین سروے میں صارفین اور کاروباری افراد کی توقعات مہنگائی کے بارے میں کسی حد تک کم ہوئی ہیں۔ یہ توقعات تنازع سے پہلے کی سطحوں سے اب بھی بلند ہیں۔

7۔ مہنگائی کے منظر نامے پر اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ اگلے چند ماہ تک مہنگائی دوہندسی رہنے کی توقع ہے اور اس کے بعد یہ رفتہ رفتہ کم ہو گی۔ اگرچہ تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی سے کچھ راحت ملی ہے، تاہم توقع ہے کہ مہنگائی مالی سال 27ء کے زیادہ تر عرصے میں 5 تا 7 فیصد ہدف سے بلند رہے گی۔ اسٹاف نے اس بات پر زور دیا کہ مہنگائی کا یہ منظر نامہ ابھی خاصی غیر یقینی صورتِ حال کا شکار ہے، خاص طور پر جغرافیائی و سیاسی حالات، خام مال کی عالمی قیمتوں کے اثرات، بجلی اور گیس کے نرخوں میں ردوبدل کی شدت، ممکنہ مالیاتی خسارے اور موسم سے متعلق غذائی قیمتوں کے خطرات کے حوالے سے۔

8۔ اس کے بعد اسٹاف نے سیٹلائٹ تصاویر کی بنیاد پر اور روایتی اقتصادی اشاریے دونوں کو استعمال کرتے ہوئے حقیقی شعبے کی پیش رفت دکھائی۔ بتایا گیا کہ پاکستان دفترِ شماریات کے عبوری تخمینوں کے مطابق، مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی 3.7 فیصد بڑھی جو مالی سال 25ء کی 3.2 فیصد نمو کے مقابلے میں بہتر ہے اور اسٹاف کے سابقہ

اندازوں کے ساتھ مطابقت بھی رکھتی ہے۔ یہ اضافہ خدمات اور صنعتی شعبوں کے تعاون سے ہوا، جبکہ زراعت نے بھی مثبت کردار ادا کیا۔ بڑے پیمانے پر اشیاسازی نے مالی سال26ء میں خاص طور پر مضبوط بحالی دکھائی، اس میں جولائی تا مارچ مالی سال26ء کے دوران 6.5 فیصد نمو ہوئی۔ تاہم، تازہ ترین اظہاریے معاشی تحرک میں کسی حد تک اعتدال کی نشاندہی کرتے ہیں، جو مشرق وسطیٰ کے تنازع کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ اسٹاف نے بتایا کہ سیٹلائٹ تصاویر کی بنیاد پر پیش گوئی (nowcasts) کے مطابق مالی سال26ء کی چوتھی سہ ماہی میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں کمی آنے کا خدشہ ہے، اور یہ کمی پہلے تخمینے میں ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح، بلند تعدد کے اظہاریے جیسے کہ گاڑیوں کی فروخت، سیمنٹ کی ملکی ترسیل، بجلی کی پیداوار، مشینری کی درآمدات اور کاروباری اعتماد، حالیہ مہینوں میں معاشی سرگرمی میں اعتدال کی نشاندہی کرتے ہیں۔

9۔ تازہ ترین معلومات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسٹاف نے تخمینہ لگایا کہ مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے کے اثرات آئندہ مہینوں میں بھی اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار کو متاثر کرسکتے ہیں۔ بالخصوص، موسم سے متعلق چیلنجز کے سبب زرعی شعبے کے کمزور امکانات مالی سال 27ء کے لیے نمو کو معتدل کرسکتے ہیں۔ تاہم، اسٹاف نے یہ بھی آگاہ کیا کہ جغرافیائی وسیاسی صورتِ حال میں مثبت پیش رفت کے حوالے سے بھی مالی سال 27ء کے لیے نمو کے منظرنامے کو اضافے کے خطرات (upside risks) بھی لاحق ہیں۔

10۔ مالیاتی شعبے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، اسٹاف نے نشاندہی کی کہ مالی سال 26ء کے دوران مالیاتی یکجائی کی کوششیں خاصی حد تک درست سمت میں جاری رہیں۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ اگرچہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں محاصل کی نمو میں کمی آئی، تاہم اخراجات پر قابو رکھنے کی پالیسی سے مالیاتی ایڈجسٹمنٹ میں معاون رہی۔ جس کے نتیجے میں ایف بی آر نے مالی سال 26ء کے لیے ٹیکس وصولیوں کا ہدف تقریباً 13 ٹریلین روپے کردیا۔ محاصل کے تخمینے میں کمی کے باوجود، حکومت کو توقع ہے کہ غیر ضروری اخراجات میں کمی کے ذریعے مالی سال 26ء میں جی ڈی پی کے 2.5 فیصد کے مساوی بنیادی سرپلس حاصل کرلیا جائے گا، جبکہ مالی سال 27ء کے لیے 2.0 فیصد ابتدائی توازن کے سرپلس کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اسٹاف نے اس بات پر زور دیا کہ کُلی معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے مالیاتی یکجائی کی کوششوں کا تسلسل اور ساختی اصلاحات کا بروقت نفاذ نہایت اہم ہے۔

11۔ زرِی مجموعوں کے حوالے سے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ 29 مئی 2026ء تک زرِ وسیع (ایم ٹو) کی نمو 14.3 فیصد سال بسال رہی، جو 10 اپریل 2026ء کو 14.5 فیصد تھی۔ اس کمی کی بنیادی وجہ خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں سست روی تھی، جو بنیادی طور پر بینکاری نظام سے خالص میزانیہ قرض گیری میں کمی کی عکاس ہے۔ اس کے برعکس، بیرونی صورتِ حال میں بہتری کے باعث خالص بیرونی اثاثوں کی نمو میں تیزی آئی۔ واجبات کے لحاظ سے، زیرِ گردش کرنسی کی نمو میں اضافہ ہوا، جس کی جزوی وجہ عید کے موقع پر نقد رقوم کی موسمی طلب کے باعث رقوم کا بلند اخراج تھا۔ اس کے نتیجے میں کرنسی اور ڈپازٹس کا تناسب بڑھ کر 38.9 فیصد ہوگیا، جو اپریل 2026ء میں 37 فیصد تھا۔ مزید برآں، اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ خالص بیرونی اثاثوں کے بلند حصے کی وجہ سے مئی 2026ء میں زرِ محفوظ میں 16.7 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔

12۔ اسٹاف نے یہ بھی بتایا کہ نجی شعبے کے قرضے میں تقریباً 13 فیصد کی نمو جاری رہی، جو اقتصادی سرگرمی میں بہتری اور کاروباری اداروں کی مالی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے۔ قرضے کی یہ نمو وسیع البنیاد تھی، جن میں جاری سرمائے کے قرضوں، معین سرمایہ کاری اور صارفی مالکاری میں اضافہ دکھائی دیا۔ اسٹاف نے نشاندہی کی کہ صارفین اور کاروباری اداروں کے قرضوں میں مسلسل اضافہ اس بات کا غماز ہے کہ مجموعی طلب میں آنے والی کمی کے باوجود نجی شعبے کی معاشی سرگرمیاں مزید مضبوط ہو رہی ہیں۔ اسٹاف کے مطابق، پیش گوئی کی مدت کے دوران زری شعبے کا منظرنامہ اقتصادی سرگرمی اور مہنگائی کی متوقع رفتار سے مجموعی طور پر ہم آہنگ ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

13۔ اسٹاف نے پالیسی ریٹ کی سمت برقرار رہنے کے مفروضے کی بنیاد پر مہنگائی کے تخمینے پیش کیے، جن کا سابقہ تخمینوں سے موازنہ کیا گیا۔ اسٹاف نے بتایا کہ بنیادی طور پر غذائی اور توانائی مہنگائی میں توقع سے زیادہ اضافہ ہونے کی وجہ سے خطِ مہنگائی میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، قریب مدت میں مہنگائی کے بلند رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہے، جو توانائی کی بلند قیمتوں اور ان سے منسلک دورِ ثانی کے اثرات کی عکاس ہے۔ اسٹاف نے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے حوالے سے مہنگائی کی تخمینہ سازی کے لیے مختلف مفروضوں پر مبنی متبادل منظرناموں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس بارے میں آگاہ کیا گیا کہ قریب مدت میں مہنگائی میں بتدریج کمی آنے کی توقع ہے، تاہم یہ امر اجناس کی عالمی منڈیوں اور سیاسی و جغرافیائی حالات پر منحصر ہے۔ اسٹاف نے پالیسی ریٹ کی متبادل سمت کے لحاظ سے مہنگائی کے مزید تخمینے پیش اور مہنگائی کی شرح میں کمی کی رفتار کے حوالے سے پیشگوئی کے مضمرات اجاگر کیے۔

مالی منڈیاں اور نقدِ محفوظ کا انتظام

14۔ اسٹاف نے زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران شبینہ ریپو ریٹ اوسطاً 11.87 فیصد رہا، جو 11.5 فیصد کے پالیسی ریٹ سے تھوڑا سا زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک کی اوسط سیالی اعانت، جس میں بڑا حصہ روایتی بینکوں کو ملا، زری پالیسی کمیٹی کی گذشتہ زیرِ جائزہ مدت میں 15.20 ٹریلین روپے تھی جو موجودہ زیرِ جائزہ مدت میں قدرے کم ہو کر 15.18 ٹریلین روپے رہ گئی، یہ امر بینکاری نظام کی مسلسل بلند سیالی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے۔

15۔ نشانیہ خطِ یافت کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی منڈی کی خطِ یافت 28 تا 93 بیسز پوائنٹس اور محاذ آرائی شروع ہونے کے بعد سے 121 تا 215 بیسز پوائنٹس بلند ہوئی۔ زیرِ جائزہ مدت میں ثانوی منڈی کی یافتوں کے تحت ابتدائی نیلامیوں میں بھی قطع شرحیں بڑھ گئیں۔ اسٹاف نے بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت میں مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) میں خالص واپسی دیکھی گئی۔

16۔ اسٹاف نے بتایا کہ حکومت نے طویل مدتی معین شرح (fixed-rate) پی آئی بیز میں زائد رقوم کو قبول کرنا جاری رکھا جبکہ رواں (floating) شرح پی آئی بیز کی نیلامی میں قبولیت محدود رہی۔ مزید بتایا گیا کہ زیرِ جائزہ مدت میں معین شرح پی آئی بیز کی ایک نیلامی مسترد کر دی گئی ہے، تاہم حکومت نے بعد ازاں بلند قطع شرحوں پر رقوم قبول کیں۔ مزید برآں، حکومت نے زیرِ جائزہ مدت میں ایم ٹی بیز کی باز خریداری کے لیے بھی ایک نیلامی کا انعقاد کیا۔ تاہم بلند میزانی ضروریات کے باعث حکومتی تمسکات کا مجموعی اسٹاک بدستور بڑھتا رہا۔

17۔ اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت میں ریاستی یافتیں مزید بڑھ گئیں، جو بیرونی شعبے کی مبادیات (fundamentals)، زرمبادلہ کے بلند ذخائر اور آئی ایم ایف کے جائزوں کی کامیاب تکمیل کا مظہر ہیں۔

18۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے زرمبادلہ کی مارکیٹ میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 0.2 فیصد بڑھ گئی جبکہ بڑی کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں ڈالر کی قدر 1.5 فیصد بڑھ گئی۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سرویز کے نتائج

19۔ اسٹاف نے اکنامک ایجنٹس نیٹ ورک کے ذریعے عمومی معاشی منظرنامے سے متعلق معلومات پیش کیں۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ معاشی سرگرمیوں کی مجموعی صورتِ حال ملی جُلی رہی، جبکہ سروے کے شرکا نے حالیہ جغرافیائی و سیاسی پیش رفت اور اس کے نتیجے میں توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے باعث غیر یقینی صورتِ حال میں اضافے کی نشاندہی کی۔ اگرچہ گندم کی فصل کی کٹائی کافی حد تک مکمل ہو چکی ہے، تاہم ناسازگار موسمی حالات، بعض علاقوں میں پانی کی قلت کے خدشات اور پیداواری لاگت، بالخصوص توانائی سے متعلق اشیا کی قیمتوں میں اضافے کے پیشِ نظر، خریف کی فصلوں کے معاشی منظرنامے کے حوالے سے خدشات کا اظہار کیا گیا، جو مستقبل میں زرعی پیداوار اور نفع آوری پر منفی اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔ دریں اثنا، صنعتی شعبے سے تعلق رکھنے والے رائے دہندگان نے نقل و حمل اور پیداواری لاگت میں اضافے کے باعث منافع کے مارجن پر دباؤ کی نشاندہی کی، تاہم بیشتر ادارے معمول کی پیداواری استعداد کے مطابق کام کرتے رہے۔ اس کے برعکس، صارفین سے براہِ راست وابستہ ریٹیل شعبوں نے پست قوتِ خرید اور کاروباری اوقات میں کمی کے باعث کاروباری سرگرمیوں میں سست روی کی نشاندہی کی۔ مجموعی طور پر، صنعتی شعبے کے شرکا نے محتاط انداز میں مثبت توقعات کا اظہار کیا، تاہم ان کے مطابق مستقبل کا معاشی منظرنامہ بڑی حد تک جغرافیائی و سیاسی پیش رفت پر منحصر رہے گا۔

20۔ اسٹاف نے کمیٹی کو حالیہ سروے راؤنڈ کے دوران کیے گئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مختلف سرویز کے نتائج سے آگاہ کیا۔ اسٹاف نے بتایا کہ صارفین اور کاروباری اداروں کا اعتماد گذشتہ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کی سطح کے قریب برقرار رہا، جبکہ مہنگائی کی توقعات میں کمی واقع ہوئی، جو عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اعتدال کی عکاسی کرتی ہے۔ اسٹاف نے مزید آگاہ کیا کہ پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس 50 کے بینچ مارک کے قریب برقرار رہا، جبکہ استعداد سے استفادے کی شرح زیادہ تر اپنی طویل مدتی اوسط سطح کے قریب برقرار رہی۔

زری پالیسی پر غور وخوض اور فیصلے کا ووٹ

21۔ زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 8 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 50 بیسس پوائنٹس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان – جون 2026ء کی منظوری دی جاتی ہے۔